

روم ویژن قائم کرتا ہے - نمبر دس

آخری کشمکش: کتاب یوئیل، سقوط نیویارک، اور تاریخ ایڈونٹ میں روم کی علامت

Jeff Pippenger

2024-08-26

ایڈونٹسٹ تاریخ میں روم کی علامت کے حوالے سے دیگر تاریخی دلائل کے ساتھ جس آخری بحث کو میں یکجا کرنا چاہتا ہوں، وہ کتاب یوئیل سے متعلق ہے۔ وہ بحث 11 ستمبر 2001 کے بعد ہوئی، اور اگر اس دور کے حالات کو مدنظر نہ رکھا جائے تو چند باریک نکات بآسانی نظروں سے اوجھل رہ سکتے ہیں۔ ان حالات کو سیاق و سباق میں رکھنے کے لیے ملرائٹ تاریخ پر غور کرنا ضروری ہے۔ 11 اگست 1840 کو مکاشفہ باب نو، آیت پندرہ کی وقت کی نبوت پوری ہوئی۔

اور چار فرشتے رہا کیے گئے، جو ایک گھڑی، ایک دن، ایک مہینہ اور ایک سال کے لیے تیار کیے گئے تھے، تاکہ آدمیوں کے تیسرے حصے کو مار ڈالیں۔ مکاشفہ 9:15۔

یہ آیت 'ایک ساعت، ایک دن، ایک مہینہ اور ایک سال' کو تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن کے برابر قرار دیتی ہے۔ چار فرشتے اس دور کی نمائندگی کرتے ہیں جب اسلام عروج پر آیا اور روم کے خلاف جنگ برپا کی؛ اس کا آغاز 27 جولائی 1449 کو ہوا۔ ابتدائی نقطہ ایک اور ایک سو پچاس سالہ وقتی نبوت کے اختتامی نقطے کو بنیاد بنا کر متعین کیا گیا۔ ایک سو پچاس سال والی پہلی وقتی نبوت پہلی آفت کی تاریخ میں بیان کی گئی تھی، جو مکاشفہ باب نو کا پانچواں نرسنگا بھی ہے۔ جب ایک سو پچاس سالہ نبوت 27 جولائی 1449 کو ختم ہوئی تو وہ وقتی نبوت جس پر ہم اب غور کر رہے ہیں شروع ہوئی، اور تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن بعد یہ نبوت 11 اگست 1840 کو ختم ہوئی۔

ولیم ملرنے سمجھا تھا کہ مکاشفہ باب نو کی قوتیں اسلام کی نمائندگی کرتی ہیں، اور 11 اگست 1840 کی تاریخ سے قبل، جوسیا لیچ نامی ایک ملرائٹ نے ایک پیش گوئی پیش کی جو اس نبوت پر مبنی تھی جس میں نشان دہی کی گئی تھی کہ 1840 میں عثمانی بالادستی ختم ہو جائے گی۔ 11 اگست 1840 سے دس روز پہلے، لیچ نے اپنی پیش گوئی کو مزید باریک بینی سے درست کیا اور اسے تازہ کیا تاکہ وہ نہ صرف اس سال کی تعیین کرے جس میں نبوت پوری ہونی تھی، بلکہ عین سال، مہینہ اور دن بھی متعین کرے۔ جب یہ واقعہ پورا ہوا تو ملرائٹوں کی مذہبی دنیا پر لیچ کی پیش گوئی کے اثرات کے بارے میں سسٹر وائٹ تبصرہ کرتی ہیں۔

"سن 1840 میں پیشگوئی کی ایک اور قابل ذکر تکمیل نے وسیع پیمانے پر دلچسپی پیدا کی۔ دو سال پہلے، جوزیا لیچ، دوسری آمد کی منادی کرنے والے سرکردہ مبلغین میں سے ایک، نے مکاشفہ 9 کی تشریح شائع کی، جس میں عثمانی سلطنت کے زوال کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اس کے حساب کے مطابق، یہ طاقت . . . 11 اگست، 1840 کو تختہ الٹ دی جانی تھی، جب قسطنطنیہ میں عثمانی طاقت کے ٹوٹنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور یہ، میرا خیال ہے، یہی صورت حال ثابت ہوگی۔"

بالکل مقررہ وقت پر، ترکی نے اپنے سفر کے ذریعے یورپ کی متحدہ طاقتوں کی حفاظت قبول کر لی، اور یوں اپنے آپ کو مسیحی اقوام کے زیر اختیار کر دیا۔ یہ واقعہ پیشگوئی کے عین مطابق پورا ہوا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو بے شمار لوگ ملر اور اس کے رفقا کے اختیار کردہ نبوی تعبیر کے اصولوں کی درستی پر قائل ہو گئے، اور تحریک آمد ثانی کو غیر معمولی فروغ ملا۔ اہل علم اور صاحب حیثیت لوگ ملر کے ساتھ، اس کے خیالات کی تبلیغ اور اشاعت دونوں میں، متحد ہو گئے، اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے پھیل گیا۔ عظیم کشمکش، 334، 335۔

اس واقعے کی اس کی تائید کو برسوں کے دوران لاوڈیکیائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں نے مختلف طریقوں سے بار بار نشانہ بنایا ہے۔ جس طرح 'سات زمانے' اور 'روزانہ' کے معاملے میں ہے، اسی طرح اس سچائی پر حملہ کرنا ان بنیادوں کو رد کرنا ہے جن کی نمائندگی دو مقدس لوحوں پر کی گئی ہے، اور ساتھ ہی روح نبوت کے اختیار کو بھی۔ اس تاریخ پر اعتماد کو تباہ کرنے کے لیے شیطان کی کوششوں کی وجہ کئی پہلو رکھتی ہے۔

لچ کی پیش گوئی میں ملر کے اختیار کردہ نبوتی تعبیر کے اصول بروئے کار لائے گئے۔ ملر کو نبوتی وقت کے معاملے میں بصیرت دی گئی تھی، اور جو کوئی یہ شبہ کرتا ہے کہ ملر کا پیغام نبوتی وقت پر مبنی تھا، اسے بس 1843 اور 1850 کے ابتدائی چارٹس کا جائزہ لے لینا چاہیے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ بات درست تھی۔ 11 اگست 1840 سے پہلے، مسیح کی واپسی کے بارے میں ملر کی پیش گوئی کی مخالفت کرنے والے یہ دلیل دیتے تھے کہ مسیح کب لوٹے گا یہ جاننے کے لیے نبوتی وقت استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اکثر بائبل کے اس بیان کا سہارا لیتے تھے کہ نہ دن معلوم ہے نہ گھڑی، تاکہ اس کے پیغام اور کام کی مزاحمت کریں۔

لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کے بارے میں کوئی شخص نہیں جانتا، نہیں، آسمان کے فرشتے بھی نہیں، بلکہ صرف میرا باپ۔ اور جیسے نوح کے دن تھے، ویسا ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ کیونکہ طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے، شادی کرتے تھے اور بیاہ میں دیتے تھے، یہاں تک کہ جس دن نوح کشتی میں داخل ہوا، اور انہوں نے نہ جانا جب تک طوفان آیا اور سب کو بہا لے گیا؛ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔ اس وقت کھیت میں دو ہوں گے؛ ایک اٹھا لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ متی 24:36-40۔

اس عبارت کے باوجود، ملیرائٹس نے اپنی پیش گوئیوں کی تائید میں بائبل سے بے شمار دلائل پائے، اپنا کام جاری رکھا، اور ایک ایسے اصول پر عمل کیا جس کی نشان دہی بعد میں سسٹر وائٹ نے کی۔

'دن اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا' یہ دلیل آمد مسیح کے ایمان کے منکرین کی طرف سے سب سے زیادہ پیش کی جاتی تھی۔ آیت یہ ہے: 'اُس دن اور اُس گھڑی کو کوئی آدمی نہیں جانتا، نہ آسمان کے فرشتے، مگر میرا باپ ہی۔' متی 24:36۔ اس عبارت کی واضح اور ہم آہنگ تشریح ان لوگوں نے پیش کی جو خداوند کے انتظار میں تھے، اور ان کے مخالفوں کی طرف سے اس کے غلط استعمال کو بھی صاف طور پر نمایاں کیا گیا۔ یہ الفاظ مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کوہ زیتون پر اُس یادگار گفتگو میں کہے تھے جب وہ آخری بار ہیکل سے رخصت ہوئے تھے۔ شاگردوں نے سوال کیا تھا: 'تیری آمد اور دنیا کے آخر کی کیا نشانی ہوگی؟' یسوع نے انہیں نشانیاں دیں، اور کہا: 'جب تم یہ سب چیزیں دیکھو تو جان لو کہ وہ نزدیک ہے، بلکہ دروازوں پر ہے۔' آیات 3، 33۔ نجات دہندہ کے ایک قول کو دوسرے کو مٹا دینے کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ اُس کی آمد کے دن اور گھڑی کو کوئی انسان نہیں جانتا، مگر ہمیں یہ جاننے کی ہدایت اور تاکید کی گئی ہے کہ وہ کب نزدیک ہے۔ مزید یہ سکھایا گیا ہے کہ اُس کی تنبیہ کو نظرانداز کرنا، اور یہ جاننے سے انکار یا غفلت کرنا کہ اُس کی آمد کب نزدیک ہے، ہمارے لیے اتنا ہی ہلاکت خیز ہوگا جتنا نوح کے ایام میں ان لوگوں کے لیے تھا جو یہ نہ جانتے تھے کہ سیلاب کب آنے والا ہے۔ اور اسی باب میں وہ تمثیل، جو وفادار اور بے وفا خادم کا موازنہ کرتی ہے اور اُس شخص کا انجام بیان کرتی ہے جس نے اپنے دل میں کہا، 'میرا خداوند اپنی آمد میں دیر کرتا ہے،' یہ ظاہر کرتی ہے کہ مسیح ان لوگوں کو کس نظر سے دیکھے گا اور کیا صلہ دے گا جنہیں وہ جاگتے ہوئے اور اپنی آمد کی تعلیم دیتے ہوئے پائے گا، اور ان کے بارے میں کیا فیصلہ کرے گا جو اس کا انکار کرتے ہیں۔ 'پس جاگتے رہو،' وہ فرماتا ہے۔ 'مبارک ہے وہ خادم جسے اُس کا خداوند جب آئے ایسا ہی کرتے پائے۔' آیات 42، 46۔ 'پس اگر تو جاگتا نہ رہے گا تو میں چور کی طرح تجھ پر آ پڑوں گا، اور تو نہ جانے گا کہ میں کس گھڑی تجھ پر آ پڑوں گا۔' مکاشفہ 3:3۔ عظیم کشمکش، 370۔

جب لیچ کی پیشگوئی پوری ہوئی تو "علم و مرتبہ رکھنے والے مرد ملر کے ساتھ متحد ہو گئے، وعظ کرنے میں بھی اور اسی کے خیالات شائع کرنے میں بھی، اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے پھیل گیا۔" ملر کے پیغام کو اُس وقت تقویت ملی جب نبوتی تعبیر کے اس کے اصول درست اور معتبر ثابت ہوئے۔ وقت کی نبوت پوری ہونے کے جواب میں نہ صرف ملر کا قاعدہ ثابت ہوا اور بہت سے لوگ ملر کی تحریک میں شامل ہوئے، بلکہ نبوتی طور پر اتنا ہی اہم یہ امر تھا کہ جو قاعدہ ثابت ہوا وہ ملر کے قواعد میں بنیادی قاعدہ تھا۔ مزید یہ کہ یہ تصدیق تین افسوسوں میں سے دوسرے افسوس سے متعلق ایک نبوت کے اطلاق کے ذریعے عمل میں آئی، جو کہ پانچواں، چھٹا اور ساتواں نرسنگا بھی ہیں۔

ملر کے پیغام کی تقویت ملرائٹ اصلاحی تحریک کے اہم ترین سنگ میلوں میں سے ایک بن گئی۔ اس کی تمثیل یسوع کے پتسمہ سے کی گئی تھی۔ یہ اس امر کی علامت تھی کہ سابق عہد کی قوم (پروٹسٹنٹ) کے لیے آخری آزمائش کا عمل شروع ہو چکا تھا۔ یہ شیطان کے اس حملے کا مرکزی ہدف بن گیا جو مجموعی طور پر ملرائٹ تحریک اور پیغام کے خلاف تھا۔

کوئی بھی سوال جو شیطان ذہن میں اس لیے ابھار سکتا ہے کہ خدا کے لوگوں کے ماضی کے سفر کی شاندار تاریخ کے بارے میں شک پیدا کرے، شیطان کو خوش کرے گا اور خدا کے لیے گستاخی ہے۔ خداوند کے جلد ہی قوت اور عظیم جلال کے ساتھ ہماری دنیا میں آنے کی خبر حق ہے، اور 1840 میں اس کی منادی میں بہت سی آوازیں بلند ہوئیں۔ Manuscript Releases، جلد 9، 134۔

11 ستمبر، 2001 کو تیسری مصیبت نبوتی تاریخ میں وارد ہوئی۔ اس واقعہ نے 1989 میں شروع ہونے والی تیسرے فرشتے کی تحریک کے اختیار کردہ نبوتی تعبیر کے بنیادی اصول کی تصدیق کر دی۔ اس اصلاحی تحریک کے پیغام رساں پر منکشف ہونے والی پہلی سچائی 1989 ہی میں منکشف ہوئی تھی، اور وہ دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات نہ تھیں۔ وہ یہ حقیقت تھی کہ تمام اصلاحی تحریکیں ایک دوسرے کے متوازی چلتی ہیں اور انہیں سطر بہ سطر یکجا کیا جانا ہے تاکہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کی خصوصیات کی شناخت کی جا سکے، جو کہ تیسرے فرشتے کی تحریک ہے۔ میری پہلی عوامی پیشکش 1994 میں ایک کیمپ میٹنگ میں تھی، یا شاید 1995 میں۔ وہ پیشکش دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات پر نہ تھی، بلکہ ان اصلاحی خطوط پر تھی جو ایک دوسرے کے متوازی چلتے ہیں۔

جب 11 ستمبر 2001 کو اسلام کے بارے میں تیسری مصیبت کی پیشگوئی پوری ہوئی، تو اس کی مماثلت 11 اگست 1840 سے تھی۔ 1840 میں پہلی اور دوسری مصیبت سے متعلق ایک پیشگوئی نے ملرائٹس کے پیغام کی تصدیق کی، اور 11 ستمبر 2001 کو تیسری مصیبت کی پیشگوئی نے فیوچر فار امریکہ کے پیغام کی تصدیق کی۔ اس حقیقت کی پہچان نے ایک بڑی تعداد کو تحریک میں داخل کر دیا، جہاں اس سے پہلے یہ بنیادی طور پر ایک ہی فرد پر مشتمل تھی۔ پھر تحریک کے پیغام اور پیغام رساں بھی حملوں کی زد میں آ گئے، بالکل اسی طرح جیسے 1840 کی تاریخ اس کے بعد آنے والی دہائیوں میں شیطانی حملوں کا مرکز بنی۔

جو لوگ Future for America کی تحریک میں شامل ہوئے، انہوں نے اُس تاریخ کے پیغام رساں کی مرتبہ کی ہوئی نبوتی تعبیر کے قواعد کو اختیار کیا۔ ان قواعد میں سے ایک، اور شاید سب سے اہم، نبوت کی تہری تطبیق تھا اور ہے۔ پیغام رساں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ بعض نبوتی حقائق تین مخصوص تکمیلوں میں مثلاً نمایاں کیے گئے تھے۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ملیرائٹ تاریخ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں دہرائی گئی، یہ دیکھا گیا کہ 11 اگست 1840، 11 ستمبر 2001 کی نظیر ٹھہرا، اور یہ کہ دوسری مقدس اصلاحی خطوط بھی اسی نشان راہ کی حامل تھیں۔

تب یہوداہ کے قبیلے کے شیر نے تیسرے فرشتے کی لکیر میں ہر مقدس اصلاحی لکیر کی تکرار کے ثبوت منکشف کیے۔ یہ دیکھا گیا کہ جس طرح ملرائٹ تاریخ نے دس کنواریوں کی تمثیل کو حرف بہ حرف

پورا کیا، اسی طرح فیوچر فار امریکہ کی تاریخ نے بھی کیا۔

میری توجہ اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف دلائی جاتی ہے، جن میں سے پانچ دانا تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور آئندہ بھی پوری ہوگی، کیونکہ اس کا اس زمانہ پر خاص انطباق ہے؛ اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند، یہ پوری ہو چکی ہے اور وقت کے اختتام تک ہر وقت سچائی بنی رہے گی۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 19 اگست، 1890۔

مکاشفہ باب دس کی سات گرجیں اس غرض سے پہچانی گئیں کہ وہ ملرائٹس کے 11 اگست 1840 سے 22 اکتوبر 1844 تک کے تجربے کی، اور 11 ستمبر 2001 سے جلد آنے والے اتوار کے قانون تک کی تاریخ کی نشاندہی کرتی ہیں۔

یوحنا کو دی گئی وہ خاص روشنی جو سات گرجوں میں ظاہر کی گئی تھی، اُن واقعات کی ایک تفصیل تھی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہوں گے۔ . . .

"ان سات گرجوں کے اپنی آوازیں بلند کرنے کے بعد، یوحنا کو دانی ایل کی مانند چھوٹی کتاب کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا ہے: 'ان باتوں پر مہر لگا دے جنہیں سات گرجوں نے بیان کیا!' یہ آئندہ واقعات سے متعلق ہیں جو اپنی ترتیب کے مطابق منکشف ہوں گے۔" سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، صفحہ 971۔

یہ تسلیم کیا گیا کہ سسٹر وائٹ نے براہ راست کہا کہ تیسرے فرشتے کی تحریک پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تحریک کے ساتھ متوازی چلتی ہے۔

خدا نے مکاشفہ 14 کے پیغامات کو نبوت کے سلسلے میں اُن کا مقام دیا ہے، اور اُن کا کام اس زمین کی تاریخ کے اختتام تک موقوف ہونے والا نہیں۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات اب بھی اس زمانے کے لیے سچائی ہیں، اور اس کے ساتھ جو بعد میں آتا ہے متوازی طور پر چلنے ہیں۔ تیسرا فرشتہ اپنی تنبیہ کا اعلان بلند آواز سے کرتا ہے۔ "ان باتوں کے بعد،" یوحنا نے کہا، "میں نے ایک اور فرشتہ دیکھا جو آسمان سے اتر رہا تھا، اس کے پاس بڑا اختیار تھا، اور زمین اس کے جلال سے منور ہو گئی۔" اس روشنائی میں تینوں پیغامات کی روشنی یکجا ہے۔ The 1888 Materials, 803, 804.

پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تحریک تیسرے فرشتے کی تحریک کے متوازی چلتی ہے۔ وہ پیشگوئی جس نے پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تحریک کو تقویت دی، اسے پہلی اور دوسری مصیبت کے متعلق وقت کی ایک پیشگوئی کی تکمیل سے تقویت ملی، اور تیسرے فرشتے کی تحریک کو تقویت تیسری مصیبت کے متعلق ایک پیشگوئی کی تکمیل سے ملی۔

جس طرح 11 اگست، 1840 کو Future for America کے پیغام کی تصدیق ہوئی تھی—"for America" تھی—"America کے اختیار کردہ نبوت کی تعبیر کے اصولوں کی درستی پرے شمار لوگ قائل ہو گئے تھے" اور "آمد کی تحریک کو ایک شاندار مہمیز ملی تھی"—"علم و مقام کے حامل مرد" Future for America کے ساتھ متحد ہوئے، "وعظ اور اشاعت دونوں میں" Future for America کے نبوی پیغام کے لیے۔ Future for America کا وہ مخصوص اصول جس نے واضح طور پر 11 ستمبر، 2001 کو نبوت کی تکمیل کے طور پر ثابت کیا، "نبوت کا سہ گانہ اطلاق" تھا۔

جب ہم اسلام کے بارے میں پہلی اور دوسری آفت کے حوالے سے بنیادی نقطہ نظر کو—جیسا کہ دونوں مقدس چارٹوں پر ظاہر ہے—ان لوگوں کی تحریری گواہی کے ساتھ ملا کر قبول کرتے ہیں جنہوں نے یہ پیغام سکھایا، تو ہم پہلی اور دوسری آفت سے وابستہ مخصوص نبوی خصوصیات کو پہچانتے ہیں۔ بائبل مختلف طریقوں سے بار بار سکھاتی ہے کہ سچائی دو گواہوں کی شہادت پر قائم کی جاتی ہے۔ پہلی آفت کی نبوی خصوصیات، جب دوسری آفت کی نبوی خصوصیات کے ساتھ ملتی ہیں، تو تیسری آفت کی نبوی خصوصیات متعین کرتی ہیں۔ اسلام کے سہ گانہ اطلاق نے 11 ستمبر 2001 کو

تیسری آفت کی آمد کی نشاندہی اتنی واضح طور پر کی ہے کہ اسے نہ دیکھنا ناممکن ہے، اگرچہ اکثر لوگ شواہد پر آنکھیں بند کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔

نبوت کی سہ گانہ تطبیق نے یہ پختہ طور پر قائم کر دیا کہ تیسری مصیبت 11 ستمبر 2001 کو آ پہنچی۔ تب یہ دیکھا گیا کہ وہ قاعدہ براہ راست دوسرے فرشتہ کے پیغام سے وابستہ تھا، اور یہ پیغام—ملرائٹس کے زمانے میں بھی اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کے زمانے میں بھی—وہی دورے جب روح القدس انڈیلا جاتا ہے۔ دونوں تاریخیں دس کنواریوں کی تمثیل کی تکمیل ہیں، اور اس تمثیل میں آدھی رات کی پکار کا پیغام وہ مقام ہے جہاں دانا اور نادان کے درمیان امتیاز ظاہر ہوتا ہے، اور یہی وہ مقام ہے جہاں دوسرے فرشتہ کا پیغام تقویت پاتا ہے۔

"دوسرے فرشتے کے پیغام کے اختتام کے قریب، میں نے آسمان سے ایک عظیم نور دیکھا جو خدا کے لوگوں پر چمک رہا تھا۔ اس نور کی کرنیں سورج کی طرح درخشاں معلوم ہوتی تھیں۔ اور میں نے فرشتوں کی آوازیں سنیں جو پکار رہی تھیں، 'دیکھو، دولہا آ رہا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو!'"

یہ آدھی رات کی پکار تھی، جس نے دوسرے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی تھی۔ آسمان سے فرشتے بھیجے گئے تاکہ دل شکستہ مقدسین کو جگائیں اور انہیں ان کے سامنے موجود عظیم کام کے لیے تیار کریں۔ سب سے زیادہ باصلاحیت آدمی اس پیغام کو سب سے پہلے قبول کرنے والے نہ تھے۔ فرشتے متواضع اور مخلص لوگوں کے پاس بھیجے گئے، اور انہیں یہ پکار بلند کرنے پر مجبور کیا: 'دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اس سے ملنے کے لیے باہر نکلو!' ابتدائی تحریرات، 238.

پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ میں، آدھی رات کی پکار کے دوسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ ملنے سے روح القدس کا افاضہ پورا ہوتا ہے۔ یہی امر تیسرے فرشتے کی تاریخ میں بھی دہرایا جاتا ہے۔

"آسمان سے آئے اُس زور آور فرشتے کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے گئے، اور میں نے ایسی آوازیں سنیں جو ہر طرف سے آتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں، 'اے میری قوم، اُس میں سے نکل آؤ تاکہ تم اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو اور اُس کی آفتوں میں سے کچھ نہ پاؤ؛ کیونکہ اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور خدا نے اُس کی بدکاریوں کو یاد رکھا ہے۔' یہ پیغام تیسرے پیغام کا ایک اضافہ معلوم ہوتا تھا اور اسی سے جا ملا، جیسے نصف شب کی پکار 1844 میں دوسرے فرشتے کے پیغام سے جا ملی۔ خدا کا جلال صابر اور منتظر مقدسین پر ٹھہرا، اور انہوں نے خوف ہو کر آخری نہایت سنجیدہ تنبیہ دی، بابل کے زوال کا اعلان کرتے ہوئے، اور خدا کی قوم کو اُس میں سے نکل آنے کی دعوت دی؛ تاکہ وہ اُس کے ہولناک انجام سے بچ نکلیں۔" روحانی عطایا، جلد اول، 195.

نبوت کے سہ گانہ اطلاق کے لحاظ سے، دوسرے فرشتے کا پیغام نبوت کے سہ گانہ اطلاق کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ دونوں تاریخی ادوار میں پیغام یہی ہے کہ بابل دو بار گر چکا ہے۔

اور اس کے پیچھے ایک اور فرشتہ آیا، کہتا ہوا، بابل گر گیا ہے، گر گیا ہے، وہ عظیم شہر، کیونکہ اس نے اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب سب قوموں کو پلائی۔ مکاشفہ 14:8.

مکاشفہ باب دس کا زور آور فرشتہ 11 اگست 1840 کو پہلی اور دوسری مصیبت سے متعلق ایک پیشگوئی کی تکمیل کے ساتھ نازل ہوا، اور یوں اس نے 11 ستمبر 2001 کو مکاشفہ باب اٹھارہ کے زور آور فرشتے کے نزول کی تمثیل پیش کی۔ وہ فرشتہ جو اپنے جلال سے زمین کو روشن کرتا ہے پھر منادی کی۔

اور اس نے بڑی قوت کے ساتھ بلند آواز میں پکار کر کہا، بابل عظیم گر گیا، گر گیا، اور شیاطین کا مسکن، ہر ناپاک روح کی قیدگاہ اور ہر نجس اور مکروہ پرندے کا پنجرہ بن گیا ہے۔ مکاشفہ 18:2.

باب چودہ کے دوسرے فرشتہ کے پیغام اور باب اٹھارہ کے زور آور فرشتہ کے پیغام میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ بابل دو بار گر چکا ہے، اور یہ پیغام آخری ایام کے بابل کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ آخری ایام کے بابل کی شناخت اس لیے کرتا ہے کہ بابل کے پہلے دو بار گرنے—نمرود کے زمانے میں، اور نبوکدنصر سے لے کر بلشضر کے زمانے تک—مکاشفہ سترہ کی اُس فاحشہ کے زوال کی نبوی خصوصیات قائم کرتے ہیں جس کی پیشانی پر "بابل عظیم" لکھا ہے۔ آخری ایام میں بابل کے اس زوال کی شناخت کے لیے بابل کے سابقہ دو زوالوں کے دو گواہوں کی ضرورت ہے، کیونکہ آخری ایام کا پیغام یہی ہے کہ بابل گر گیا، گر گیا۔ جب زور آور فرشتہ اُس وقت نازل ہوا جب نیو یارک شہر کی عظیم عمارتیں خدا کے ایک لمس سے گرا دی گئیں، تو اپنے اعلان کے ذریعے اس نے نبوت کے سہ گانہ اطلاق کے قاعدے کی نشاندہی کی۔ نبوت کے اسی سہ گانہ اطلاق نے 11 ستمبر 2001 کو خدا کے کلام نبوت کی تکمیل کے طور پر ثابت کیا، اور وہ تین بائے کے سہ گانہ اطلاق پر مبنی تھا۔

اس کی تکمیل کے وقت بہت سے لوگ فیوچر فار امریکہ کی تحریک میں شامل ہو گئے، اور وہ نبوتی تعبیر کے ان اصولوں پر قائل ہو گئے جو فیوچر فار امریکہ نے اختیار کیے تھے۔ 11 اگست 1840 کی تکرار ہوئی، اور اس طرح اس تکرار نے ملر کے بنیادی اصول کی تصدیق نہیں کی، یعنی یہ کہ بائبل کی نبوت میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ فیوچر فار امریکہ کا بنیادی اصول یہ تھا کہ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی ملراٹھ تاریخ تیسرے فرشتے کی تحریک کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے۔

یہ بالکل ظاہر ہے کہ اگر سن 1840 اس کی "شیطانی عظمت" (جسے سسٹر وائٹ شیطان کے طور پر شناخت کرتی ہیں) کا ایک مخصوص حملہ بن گیا تھا، تو 11 ستمبر 2001 کی تاریخ بھی اسی نوعیت کے حملے کی زد میں آتی۔ چنانچہ ہمیں سازشی نظریات ملتے ہیں جو گلوبلسٹوں، یا یسوعیوں، یا سی آئی اے، یا بش خاندان، یا ان طاقتوں کے کسی امتزاج کے کردار کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ان نظریات میں اگرچہ کچھ سچائی کے عناصر موجود ہیں، مگر ان کا مقصد اس خیال کی تردید کرنا ہے کہ نیویارک شہر کی عظیم عمارتوں کو گرانے میں خدا کا ہاتھ تھا، اور یوں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کی تاریخ میں تیسری آفت کی آمد کی نشاندہی ہوئی۔

اب یہ بات مشہور کی جا رہی ہے کہ میں نے یہ اعلان کیا ہے کہ نیویارک ایک طوفانی سمندری لہر سے بہا دیا جائے گا؟ یہ میں نے کبھی نہیں کہا۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ جب میں نے وہاں عظیم عمارتوں کو بننے دیکھا، منزل پر منزل، کیسے ہولناک مناظر وقوع پذیر ہوں گے جب خداوند زمین کو سختی سے ہلانے کے لیے اٹھے گا! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔ 'مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کا پورا حصہ اس بات کی تنبیہ ہے کہ زمین پر کیا آنے والا ہے۔ لیکن نیویارک کے بارے میں جو کچھ آنے والا ہے اس کی بابت مجھے کوئی خاص روشنی نہیں؛ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے پلٹنے اور الٹنے سے گرا دی جائیں گی۔ مجھے دی گئی روشنی سے مجھے معلوم ہے کہ دنیا میں تباہی موجود ہے۔ خداوند کا ایک حکم، اس کی زبردست قدرت کا ایک لمس، اور یہ بھاری بھرکم عمارتیں گر پڑیں گی۔ ایسے مناظر رونما ہوں گے جن کی ہیبت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 5 جولائی، 1906۔

سازشی نظریات—چلے ان میں کوئی سچائی نہ ہو یا جزوی سچائی ہو—اس حقیقت کو کمزور کرتے ہیں کہ اُس تاریخ کے واقعات خدا کی الہی تدبیر کے تحت رونما ہوئے تھے۔ یہ مختلف سازشی نظریات حق کے خلاف تحریک کے باہر سے شیطان کے حملے ہیں، لیکن اس نے تحریک کے اندر سے بھی حق کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ ان اندرونی حملوں میں سے ایک حملہ کتاب یوایل میں موضوع کے طور پر روم کو تسلیم کرنے سے انکار پر مبنی ہے۔

ہم اس تنازع پر اگلے مضمون میں غور کریں گے۔

خداوند کا وہ کلام جو پتوایل کے بیٹے یوایل پر نازل ہوا۔ سنو، اے بزرگو، اور کان لگاؤ، اے ملک کے سب باشندو! کیا ایسا تمہارے دنوں میں ہوا ہے، یا تمہارے باپ دادا کے دنوں میں؟ اسے اپنے بچوں کو سناؤ، اور تمہارے بچے اپنے بچوں کو، اور ان کے بچے اگلی نسل کو سنائیں۔ جو کچھ چھیلنے والی سنڈی نے چھوڑا اسے ٹڈی نے کھایا؛ اور جو کچھ ٹڈی نے چھوڑا اسے پتے کھانے والی سنڈی نے کھایا؛ اور جو کچھ پتے کھانے والی سنڈی نے چھوڑا اسے سنڈی نے کھا لیا۔ اے شرابیوں، جاگو اور روؤ؛ اور اے شراب نوشو سب کے سب، نئی مے کے سبب نوحہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے منہ سے کاٹ ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ ایک قوم میرے ملک پر چڑھ آئی ہے، قوی اور بے شمار؛ اس کے دانت شیر کے دانت ہیں، اور اس کے جبڑے کے دانت بڑے شیر کے سے ہیں۔ یوایل 1:1-6.